13973 ـ قسطوں میں فروخت کرنے کےلیے قیمت بڑھانا جائز ہے

سوال

كيا سامان كي قيمت بڑھا كرقسطوں ميں فروخت كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

بيع التقسيط ميں فروخت كرده چيز فوري طور پر دي جاتي ہےاور اس كي مكمل يا كچھ قيمت معلوم مدت اور قسطوں ميں ادا كي جاتي ہے.

اس كا حكم جاننےكي اہميت:

بيع التقسيط ان مسائل ميں سے ہے اس دور ميں جن كا حكم معلوم كرنے كا اہتمام كرنا ضروري ہے اس ليے كہ اس وقت دوسري جنگ عظيم كےبعد يہ مسئلہ بہت سي امتوں اور افراد ميں پھيل چكا ہے.

كمپنياں اور ادارے سامان بنانےاور باہر سےلانےوالوں سے قسطوں ميں خريداري كرتےاور اپنےگاہكوں كوبھي قسطوں ميں فروخت كرتےہيں، مثلا گاڑياں، جائداد، اور مختلف قسم كےآلات وغيرہ.

اور بنك وغيرہ بھي اسے پھيلانے كا باعث بنےہيں، اس طرح كہ بنك سامان نقد خريد كراپنے ايجنٹوں كو ادھارقيمت (قسطوں پر) فروخت كرتے ہيں.

قسطوں ميں فروخت كرنے حكم :

بيع النسيئۃ كےجواز ميں نص وارد ہے، اوريہ قيمت كومؤخر كرنے والي بيع كانام ہے.

بخاري اور مسلم نے عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سے بيان كيا ہے كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے ايك يہودي سے ادھار غلہ خريدا اور اس كےپاس اپني لوہے كي درعہ رہن ركھي. صحيح بخاري حديث نمبر (2068) صحيح مسلم حديث نمبر (1603) .

يہ حديث قيمت ادھار كرنے كي بيع پر دلالت كرتي ہے، اور قسطوں كي بيع بھي قيمت ادھار كرنے كي بيع ہے، اس ميں

غايت يہ ہے كہ اس ميں قيمت كي قسطيں اورہرقسط كي مدت مقرر ہوتي ہے.

اور حكم شرعي ميں اس كا كوئي فرق نہيں كہ ادھار كردہ قيمت كي مدت ايك ہو يا كئي ايك مدتيں مقرر كي ہوں .

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بيان كرتي ہيں كہ ميرے پاس بريرہ رضي اللہ تعالي عنہا آئيں اور كہنےلگي: ميں نےاپنےمالكوں سے نو اوقيہ ميں كتابت كي ہے اور ہر برس ايك اوقيہ دينا ہے... صحيح بخاري حديث نمبر (2168) .

اور يہ حديث ادھارقسطوں ميں قيمت كي ادئيگي كے جواز كي دليل ہے.

اگرچہ قيمت ادھار كرنےميں جواز كي نصوص وارد ہيں ليكن اس كي كوئي دليل اور نص نہيں ملتي كہ ادھار كي وجہ سے قيمت بھي زيادہ كرني جائز ہے.

اسي ليے علماء اكرام اس مسئلہ كےحكم ميں اختلاف كرتےہيں:

بہت كم علماء اس كي حرمت كےقائل ہيں اس ليے كہ يہ سود ہے.

ان كا كہنا ہےكہ: اس ليے كہ اس ميں قيمت زيادہ ہے اوريہ زيادہ قيمت مدت كے عوض ميں ہے اور يہي سود ہے.

اورجمہور علماء كرام جن ميں آئمہ اربعہ شامل ہيں اس كےجواز كے قائل ہيں .

ذيل ميں اس كےجواز كي عبارات پيش كي جاتي ہيں:

حنفي مذہب ميں ہےكہ :

(بعض اوقات مدت كےعوض قيمت بڑھ جاتي ہے) ديكھيں بدائع الصنائع (5 / 187) .

مالكي مذہب :

(وقت كےليے قيمت ميں سے كچھ مقدار ركھي گئي ہے) بداية المجتھد (2 / 108) .

شافعي مذہب :

(نقد پانچ ادھار ميں چھ كےبرابر ہے) الوجيز للغزالي (1 / 85)

حنبلي مذہب :

(مدت قيمت ميں سے كچھ حصہ ليتي ہے) فتاوي ابن تيمية (29 / 499).

اس پر انہوں نے کتاب وسنت سے دلائل بھي لیے ہیں ان میں بعض ذیل میں پیش کیے جاتےہیں:

1 ـ فرمان باري تعالي ہے:

اللہ تعالي نے بیع حلال کي ہے البقرۃ (275).

آیت عموم کےاعتبار سے بیع کي سب صورتوں کو شامل ہے اوراس میں مدت کےعوض میں قیمت زیادہ کرنا داخل ہے.

2 ـ اور ایك مقام پر اللہ تعالي نےاس طرح فرمایا:

اے ایمان والو تم آپس میں ایك دوسرے کا مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تمہاري آپس کي رضامندي سے خریدوفروخت ہو النساء (29).

یہ آیت بھي عموم کےاعتبار سے طرفین کي رضامندي کي صورت میں بیع کے جواز پر دلالت کرتي ہے، لھذا جب خریدار اور تاجر مدت کےعوض قیمت بڑھانےمیں اتفاق کرلیں تو بیع صحیح ہوگي.

3 ـ امام بخاري رحمہ اللہ تعالي نے ابن عباس رضي اللہ تعالي عنھما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتےہیں کہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہ کھجوروں میں دو اور تین برس کي بیع سلف کرتے تھے، تو رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

(جس نے بھي کسي چیز کي بیع سلف کي وہ معلوم ماپ اور تول اور مدت معلومہ میں بیع کرے) صحیح بخاري حدیث نمبر (2086) .

بیع سلف نصا اوراجماعا جائز ہے، اور یہ بیع التقسیط کےمشابہ ہے، علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اس کي حکمت یہ ہے کہ خریدار اس میں سستي قیمت کا فائدہ حاصل کرتا ہےاور فروخت کرنےوالا مال پہلےحاصل کرکےنفع حاصل کرتا ہے، اور یہ دلیل ہے کہ خریدوفروخت میں مدت کا قیمت میں حصہ ہے، اور خریدوفروخت میں اس کا کوئي حرج نہیں. دیکھیں: المغني (6 / 385) .

4 ـ ادھار کے عوض میں قیمت زیادہ کرنا مسلمانوں کا عمل بن چکا ہے اور اس پر کوئي اعتراض نہیں، لھذا اس صورت کي بیع پر یہ اجماع کي مانند ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالي سے مدت کےعوض میں قیمت زیادہ کرنے کے حکم کےمتعلق سوال کیاگیا تو ان کا جواب تھا:

اس معاملہ میں کوئي حرج نہیں، اس لیےکہ نقدي بیع ادھار کےعلاوہ ہے، اور آج تك مسلمان اس طرح کےمعاملات کر رہے ہیں، اس کےجواز پر ان کي جانب سے یہ اجماع کي مانند ہي ہے، اور بعض شاذ اہل علم نےمدت کےعوض قیمت زیادہ کرنا منع قرار دیا ہےاور ان کا گمان ہے کہ یہ سود ہے، اس قول کي کوئي وجہ نہیں بنتي، اور نہ ہي سود ہے، اس لیے کہ تاجرنےجب ادھار سامان فروخت کیا تووہ مدت کي وجہ قیمت زیادہ کرکےنفع حاصل کرنےپرمتفق ہوا اورخریدار بھي مہلت اورمدت کي بنا پر قیمت زیادہ دینےپر متفق ہوا کیونکہ وہ نقد قیمت ادا کرنے کي استطاعت نہیں رکھتا، تواس طرح دونوں فریق اس معاملہ سے نفع حاصل کرتےہیں.

نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم سے بھي اس کا ثبوت ملتا ہے جواس کےجواز پر دلالت کرتا ہےوہ یہ کہ نبي کریم سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ تعالي عنھما کو لشکر تیار کرنےکاحکم دیا، تو وہ ادھار میں ایك اونٹ کےبدلے دواونٹ خریدتےتھے، پھر یہ معاملہ اللہ سبحانہ وتعالي کےمندرجہ ذیل فرمان میں بھي داخل ہوتا ہے:

اے ایمان والو! جب تم آپس میں میعاد مقرر تك کےلیے قرض کا لین دین کروتواسےلکھ لیا کرو البقرۃ (282).

اوریہ معاملہ بھي جائز قرضوں میں سے اور مذکورہ آیت میں داخل ہےاور یہ بیع سلم کي جنس میں سے ہي ہے.. اھ

دیکھیں: فتاوي اسلامیۃ (2 / 331) .

مزید تفصیل کےلیے دیکھیں: کتاب " بیع التقسیط" تالیف ڈاکٹر رفیق یونس المصري .

واللہ اعلم .